https://ataunnabi.blogspot.com/

تین کی بجائے صرف ایک طلاق دیں

طلاق دینے کا طریقہ

مصنف

خیر خواہ اہل سنت

مولانا شاہد بریلوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحیح طلاق دینے کے سلسلے میں ایک بے حد مفید، کارآمد اور دردمند تحریر
علمائے کرام، وکلا حضرات اور عوام الناس کے لئے یکساں مفید

طلاق دینے کا طریقہ

(تین کی بجائے صرف ایک طلاق دیں)

مصنف

خیر خواہ اہلسنت

مولانا شاہد بریلوی

بانی سرپرست تحریک وتحفظ اسلام

Maktaba-tul-Barailviyyah
Barailvi House 84-86 grey street
Burnley BB10 1BZ
Email: khairkhaheahlesunnat@gmail.com
Contact Number , Mobile and Whatsapp
00447853292843

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب کا نام	طلاق دینے کا طریقہ
مصنف	خیر خواہ اہلسنت مولانا شاہد بریلوی
تصدیق ونظر ثانی	علامہ محمد ریاض احمد سعیدی سابق مدرس ومفتی جامعہ قادریہ رضویہ سرگودھا روڈ فیصل آباد۔۔پاکستان (1989 تا 2001)
صفحات	32
سن اشاعت	اگست 2019
قیمت	

ملنے کا پتہ

Maktaba-tul-Barailviyyah
Barailvi House 84–86 grey street
Burnley BB10 1BZ
Email: khairkhaheahlesunnat@gmail.com
Contact Number , Mobile and Whatsapp
00447853292843

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست مضامین

پیش لفظ	4
طلاق دینے سے پہلے	6
طلاق کے بارے فقہائے احناف کا مؤقف	8
طلاق دینے کے مختلف طریقے	9
تین کی بجائے صرف ایک طلاق دیں	10
طلاق دینے کا سب سے اچھا طریقہ	10
ان آیات مبارکہ سے آپ نے سیکھا	
ایک طلاق کا فائدہ	13
رجوع کا طریقہ	13
تین کی بجائے صرف ایک طلاق رجعی کا فائدہ	14
ایک کی بجائے تین طلاقیں دینے کے نقصانات	14
حلالہ کا درست طریقہ	15
تین طلاقوں کے بارے میں ایک اہم مسئلہ	16
فی زمانہ طلاق دینے اور لینے کے غلط طریقے	19
تین طلاقیں اکٹھی دینا ناپسندیدہ عمل ہے	20
حالت حیض میں طلاق دینا گناہ ہے	21
شوہر کے گھر عدت پوری کرنا ضروری ہے	23
خلع کے چند احکام	27

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم رؤوف الرحیم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے قلب اطہر پر وہ عظیم الشان کتاب نازل فرمائی جس میں ہر شے کا روشن بیان ہے۔ دیگر احکام کی طرح ازدواجی زندگی کے بارے بھی قرآن عظیم میں بڑی تفصیل کے ساتھ رہنمائی موجود ہے شریعت اسلامیہ کا منشا ومقصود یہی ہے کہ شادی، خانہ آبادی کا ذریعہ ہو اور میاں بیوی اس بندھن میں رہ کر خوشگوار خوشیوں بھری پرسکون زندگی گزار سکیں اور اگر کسی وجہ سے ان دونوں کا اکٹھا رہنا مشکل ہو جائے تو باہمی رضامندی سے دونوں الگ ہو جائیں اور ہر روز کے جھگڑے اور فساد کے ذریعے ایک دوسرے کے حقوق پامال کرنے سے بچ جائیں۔

طلاق دینے اور لینے کے معاملے میں ہمارے اس دور میں شریعت کے تقاضوں کو مدنظر نہیں رکھا جاتا ایک طرف تو وہ بے باک اور اڑیل قسم کے لوگ ہیں جن پر طلاق دینا واجب ہوتا ہے پھر بھی طلاق نہیں دیتے اور دوسری طرف ایسے جلد باز غصیلے ہیں جو معمولی سی بات پر تین طلاقیں اکٹھی دے دیتے ہیں بہت کم لوگ ایسے ہیں جو شریعت کے مطابق طلاق دیتے ہیں ان میں سے بھی اکثریت کم علمی کی وجہ سے ہر مہینے ایک طلاق دے کر تین ماہ میں تین طلاقیں پوری کرنا اپنی مذہبی ذمہ داری سمجھتی ہے شاید ہی کوئی ایسا مسلمان ملے جو صرف ایک طلاق شریعت کے مطابق دے کر نکاح ختم کرتا ہو۔

کچھ عرصہ پہلے ”امہ چینل،، جو کہ انگلینڈ کے شہر بلیک برن سے چلا کرتا تھا اس پر ہر اتوار کو شرعی سوالات کے جوابات دیا کرتا تھا ان دنوں طلاق سے متعلقہ ہر سوال میں اس مسئلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر توجہ دلاتا رہا کہ تین کی بجائے صرف ایک طلاق رجعی دی جائے اور گزشتہ چند مہینوں سے فیس بک نیز واٹس اپ گروپس میں مسلسل یہ شعور دینے کی کوشش کر رہا ہوں کہ جب نوبت طلاق تک آپہنچے تو اس وقت تین طلاق اکٹھی دینے کی بجائے صرف ایک طلاق رجعی دے کر نکاح کو ختم کر دیں تین طلاقیں پوری کرنا ضروری نہیں ہے اب اپنے جذبات کو کتابی شکل میں پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تا کہ ان احباب تک بھی یہ پیغام پہنچے جو ان سوشل میڈیا کی بجائے کتابوں سے علم دین سیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں اور اسے زیادہ مستند سمجھتے ہیں۔

میری پہلی کتاب ”طلاق دینے کا طریقہ،، آپ کے سامنے ہے اس میں تین کی بجائے ایک طلاق دینے کے دینی و دنیاوی فوائد نیز طلاق سے پہلے اور بعد کے احکام مع دلائل نقل کرنے کی کوشش کی ہے تا کہ جو لوگ شریعت کے مطابق طلاق دینا چاہتے ہیں ان کی درست اسلامی رہنمائی ہو سکے اور وہ اس سلسلے میں ہونے والے گناہوں سے بچ سکیں نیز زندگی بھر ان کے پاس یہ اختیار بھی رہے جب چاہیں دوبارہ بغیر حلالہ کے نکاح کر کے اکٹھے ہو سکیں۔

اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ خالق و مالک محض اپنے فضل و کرم سے اس کتاب کو عوام اہلسنت میں مقبول فرمائے اور امت مسلمہ کو تین طلاقیں اکٹھی دینے والی آفت سے محفوظ فرمائے۔

اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

خیر خواہ اہلسنت

شاہد بریلوی

طلاق دینے سے پہلے

یہ دین اسلام کا حسن ہے کہ اس نے اپنے ماننے والوں کو زندگی کے ہر شعبے میں میانہ روی اور تحمل مزاجی سے کام لینے کی ترغیب دلائی ہے باہمی شکر رنجی ہونے کی صورت میں طلاق دینے سے پہلے میاں بیوی کو طلاق سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنے کا درس دیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید سورہ نساء آیت نمبر 34 میں ارشاد فرماتا ہے کہ

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا ﴿۳۴﴾ (النساء4:34)

مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لیے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیے کہ مردوں نے اُن پر اپنے مال خرچ کیے تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور اُنہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو اُن پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک اللہ بلند بڑا ہے۔ (کنزالایمان)

اس سے اگلی آیت مبارکہ میں خاندان کے سمجھدار افراد کے ذریعے جھگڑے کو ختم کرنے کی ترغیب دلائی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ یُّرِیْدَاۤ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ﴿۳۵﴾

(النساء:4:35)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل (موافقت پیدا) کر دے گا بے شک اللہ جاننے والا خبر دار ہے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

جس طرح قرآن مجید میں طلاق سے بچنے کا درس دیا گیا ہے اسی طرح مومنین پر رحم و کرم فرمانے والے نبیٔ کریم رؤف الرحیم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی احادیث مبارکہ میں بھی یہی درس دیا گیا ہے

دار قطنی معاذ رضی اللہ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا مَعَاذُ ! مَا خَلَقَ اللهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعِتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ۔

اے معاذ! کوئی چیز اللہ (عزوجل) نے غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ روئے زمین پر پیدا نہیں کی اور کوئی شے روئے زمین پر طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ پیدا نہ کی۔

(سنن الدار قطنی، کتاب الطلاق، الحدیث: ۳۹۳۹، ج ۴، ص ۴۰)

ابوداؤد نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الطَّلَاقُ۔

تمام حلال چیزوں میں اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب کراہیۃ الطلاق، الحدیث: ۲۱۷۸، ج ۲، ص ۳۷۰)

امام احمد جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَ كَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ وَ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَ

بَيْنَ اَهْلِهٖ قَالَ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ اَوْ قَالَ فَيَلْتَزِمُهٗ وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ۔

ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے اور اپنے لشکر کو بھیجتا ہے اور سب سے زیادہ مرتبہ والا اُس کے نزدیک وہ ہے جس کا فتنہ بڑا ہوتا ہے۔ اُن میں ایک آکر کہتا ہے میں نے یہ کیا، یہ کیا۔ ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے میں نے مرد اور عورت میں جُدائی ڈال دی۔ اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے، ہاں تو ہے۔

(المسند، للامام احمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد اللہ، الحدیث: ۱۴۳۸۴، ج ۵، ص ۵۲)

طلاق کے بارے فقہائے احناف کا موقف

اردو زبان میں فقہ حنفی کا انسائیکلو پیڈیا عالم بنانے والی کتاب کے مصنف خلیفہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ، صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ، بہار شریعت حصہ 8 پر تحریر فرماتے ہیں کہ

''نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے۔ اس پابندی کے اُٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں جن کا بیان آگے آئے گا۔ اس کی دو 2 صورتیں ہیں ایک یہ کہ اسی وقت نکاح سے باہر ہو جائے اسے بائن کہتے ہیں۔ دوم یہ کہ عدت گزرنے پر باہر ہوگی، اسے رجعی کہتے ہیں۔

طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہ شرعی ممنوع ہے اور وجہ شرعی ہو تو مباح بلکہ بعض صورتوں میں مستحب مثلاً عورت اس کو یا اوروں کو ایذا دیتی یا نماز نہیں پڑھتی ہے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے نمازی عورت کو طلاق دے دوں اور اُس کا مہر میرے ذمہ باقی ہو، اس حالت کے ساتھ دربار خدا میں میری پیشی ہو تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ اُس کے ساتھ زندگی بسر کروں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد یا ہیجڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ جماع کرنے پر قادر نہیں اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا سخت تکلیف پہنچانا ہے۔ (درمختار وغیرہ)

طلاق دینے کے مختلف طریقے

طلاق کی تین قسمیں ہیں:

(1) حسن (2) اَحسن (3) بدعی۔

جس طہر میں وطی نہ کی ہو اُس میں ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑے رہے یہاں تک کہ عدت گزر جائے، یہ احسن ہے۔

اور غیر موطوءہ (جس کے ساتھ ابھی وطی نہیں کی) کو طلاق دی اگرچہ حیض کے دنوں میں دی ہو یا موطوءہ (جس کے ساتھ وطی کی ہو) کو تین طہر میں تین طلاقیں دیں بشرطیکہ نہ ان طہروں میں وطی کی ہو نہ حیض میں یا تین مہینے میں تین طلاقیں اُس عورت کو دیں جسے حیض نہیں آتا مثلاً نابالغہ یا حمل والی ہے یا ایاس کی عمر کو پہنچ گئی تو یہ سب صورتیں طلاق حسن کی ہیں۔

حمل والی یا سن ایاس والی کو وطی کے بعد طلاق دینے میں کراہت نہیں۔ یوہیں اگر اُس کی عمر نو سال سے کم کی ہو تو کراہت نہیں اور نو برس یا زیادہ کی عمر ہے مگر ابھی حیض نہیں آیا ہے تو افضل یہ ہے کہ وطی وطلاق میں ایک مہینے کا فاصلہ ہو۔

بدعی یہ کہ ایک طہر میں دو یا تین طلاق دیدے، تین دفعہ میں یا دو دفعہ یا ایک ہی دفعہ میں خواہ تین بار لفظ کہے یا یوں کہہ دیا کہ تجھے تین طلاقیں یا ایک ہی طلاق دی مگر اُس طہر میں وطی کر چکا ہے یا موطوءہ کو حیض میں طلاق دی یا طہر ہی میں طلاق دی مگر اُس سے پہلے جو حیض آیا تھا اُس میں وطی کی تھی یا اُس حیض میں طلاق دی تھی یا یہ سب باتیں نہیں مگر طہر میں

طلاق بائن دی۔ (درمختار وغیرہ)(بہار شریعت، حصہ ہشتم، ص110.111)

تین کی بجائے صرف ایک طلاق دیں

ایک طلاق اور تین طلاق کے احکام میں کیا فرق ہے نیز ان کے کیا فوائد و نقصانات ہیں اس کے بارے میں نے یہ چند الفاظ تحریر کئے ہیں تاکہ لوگوں میں یہ شعور بیدار کیا جائے کہ جب نوبت طلاق تک آ ہی جائے اور اس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو اس وقت کس طرح طلاق دی جائے جس سے عورت نکاح سے نکل جائے اور عدت گزار کر جہاں چاہے نکاح کر لے نیز میاں بیوی کے پاس یہ اختیار بھی باقی رہے کہ دوران عدت بغیر نکاح کے رجوع کر کے دوبارہ میاں بیوی کی طرح رہ سکیں اور عدت گزر جانے کے بعد بھی زندگی بھر جب بھی چاہیں تو نئے سرے سے بغیر حلالے کے دوبارہ نکاح کر سکیں۔

طلاق دینے کا سب سے اچھا طریقہ

جب طلاق دینا شرعاً جائز ہو تو شوہر اپنی بیوی کو پاکی کے ان دنوں میں جن میں جماع نہ کیا ہو صرف ایک طلاق رجعی دے مثلاً زبانی یا تحریری طور پر اپنی بیوی کو کہے میں نے تجھے طلاق دی، اور چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے۔ ایک طلاق رجعی کا یہ فائدہ ہے کہ دَوران عدت شوہر بغیر نکاح کے رجوع کر سکتا ہے اور اگر عدت پوری ہو جائے تب بھی عورت کے پاس یہ اختیار رہتا ہے کہ زندگی میں جب چاہے اسی شوہر سے بغیر حلالہ کے نکاح کر سکتی ہے اور اگر کسی اور سے نکاح کرنا چاہے تو وہ بھی کر سکتی ہے کیونکہ دوسرا نکاح کرنے کے لئے ایک طلاق بھی کافی ہے تین طلاقیں دینا یا لینا ضروری نہیں ہے۔

طلاق دینے کے طریقے میں عدت کا ذکر ہوا ہے قرآن پاک سے عدت کی مدت کا بیان سمجھ لیجئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس شادی شدہ عورت کی ابھی رخصتی نہیں ہوئی اور شوہر نے اس کے ساتھ وطی نہیں کی اور نہ ہی ایسی خلوت اختیار کی ہے جس میں کوئی طبعی یا شرعی مانع نہ تھا اور وطی پر قدرت تھی ایسی عورت کو اگر طلاق دے دی جائے تو اس پر عدت واجب نہیں ہے،

چنانچہ سورہ احزاب کی آیت نمبر 49 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ سَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝۴۹ (الاحزاب 49:33)

اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لیے کچھ عدت نہیں جسے گنو تو انہیں کچھ فائدہ دو اور اچھی طرح سے چھوڑ دو۔
(ترجمہ کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی سورہ بقرہ آیت نمبر 228 میں ان عورتوں کی عدت کی مدت بیان فرماتا ہے جنہیں حیض آتا ہے:

وَ الْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَ لَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا ؕ وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَ لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۲۲۸ (البقرہ 228:2)

اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے اگر ملاپ چاہیں اور عورتوں

کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے شرع کے موافق اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

جن عورتوں کو بہت چھوٹی یا بہت بڑی عمر ہونے کی وجہ سے حیض نہیں آتا یا وہ حاملہ ہیں ان کی عدت کی مدت سورہ طلاق آیت نمبر 4 میں یوں بیان ہوئی ہے:

وَ الّٰٓـِٔيْ يَىٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّ الّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝۴ (الطلاق 4:65)

اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی اُمید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرمادے گا۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حاملہ عورت کی عدت طلاق یا وفات وضع حمل ہے اسی مناسبت سے یہاں ضمناً ان عورتوں کی عدت بھی بیان کردوں جن کے شوہر فوت ہوجائیں اور وہ حاملہ نہ ہوں، سورہ بقرہ آیت نمبر 334 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۲۳۴ (البقرہ 234:2)

اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں تو جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو تم پر مؤاخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان آیات مبارکہ سے آپ نے سیکھا

جس عورت کی رخصتی نہیں ہوئی اس پر طلاق کی عدت واجب نہیں ہے۔

جس عورت کے ساتھ شوہر نے وطی کی ہو اور اس کو حیض آتا ہو تو اسکی طلاق کی عدت تین حیض ہے۔

جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت طلاق تین مہینے ہیں اگر چاند کی پہلی تاریخ کو طلاق دی ہے تو چاند کے حساب سے تین مہینے پورے کرے اور اگر کسی اور تاریخ کو طلاق دی ہے تو 90 دن پورے کرے۔

حاملہ عورت کی عدت اس وقت پوری ہوگی جب وہ بچہ یا بچی کو جنم دے گی چاہے اس میں نو ماہ لگیں یا چند گھنٹے۔

جن عورتوں کے شوہر فوت ہو جائیں اور ان کی بیویاں حاملہ نہ ہوں تو ان کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

طلاق دینے کے طریقے میں طلاق رجعی کا ذکر ہوا آیئے قرآن مجید سے رجوع کا بیان پڑھتے ہیں۔

طلاق رجعی اس طلاق کو کہتے ہیں جس میں شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہو جیسے کہ شوہر اپنی بیوی کو صریح الفاظ میں کہے میں نے تم کو ایک طلاق دی کیونکہ اس میں لفظ طلاق صریح بولا گیا ہے اس لئے یہ ایک طلاق رجعی ہوئی۔

ایک طلاق کا فائدہ

ایک طلاق رجعی دینے کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے عورت نکاح سے فوراً نہیں نکلتی جب تک عدت پوری نہ ہو کسی بھی وقت شوہر بغیر نکاح کے رجوع کرسکتا ہے۔

رجوع کا طریقہ

رجوع کا طریقہ یہی ہے کہ شوہر دو گواہوں کے سامنے یہ الفاظ کہے: ''میں نے اپنی بیوی سے رجوع کیا،، اور اس کو پیغام بھی بھیج دے کہ میں نے رجوع کرلیا ہے دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہے اور اگر یہ الفاظ زبانی کہنے کی بجائے بیوی سے جماع کرلیا پھر بھی رجوع ہو جائے گا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے رجوع کرنے سے عدت کی پابندیاں ختم ہو جائیں گی اور یہ دونوں پہلے کی طرح میاں بیوی کی طرح رہ سکتے ہیں مگر آئندہ شوہر کے پاس صرف دو طلاق کا حق ہوگا۔

رجوع کا طریقہ سورہ طلاق کی آیت نمبر 2 میں یوں بیان ہوا ہے کہ

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَّ أَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ أَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۚ ذٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ﴿٢﴾ (الطلاق 2:65)

تو جب وہ اپنی میعاد تک پہنچنے کو ہوں تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا بھلائی کے ساتھ جدا کردو اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کرلو اور اللہ کے لیے گواہی قائم کرو اس سے نصیحت فرمائی جاتی ہے اُسے جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا۔ (ترجمہ کنزالایمان)

تین کی بجائے صرف ایک طلاق رجعی کا فائدہ

تین کی بجائے صرف ایک طلاق رجعی دینے کا بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ طلاق رجعی کی عدت گزر گئی تب بھی عورت زندگی میں جب چاہے اس شوہر سے بغیر حلالے کے نکاح کر سکتی ہے اور اگر چاہے تو کسی دوسرے مرد سے نکاح کرسکتی ہے اس کو مکمل اختیار ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک کی بجائے تین طلاقیں دینے کے نقصانات

تین طلاقیں اکٹھی دینے کے بہت زیادہ نقصانات ہیں سب سے پہلا یہ کہ ایسا کرنا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

دوسرا نقصان یہ ہے کہ تین طلاقیں اکٹھی دیں یا ایک ایک کر کے تین پوری کریں جب تین پوری ہو جائیں تو عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے جس کی وجہ سے عدت کے دوران شوہر رجوع نہیں کر سکتا اور دوبارہ نکاح بھی نہیں کر سکتا ہے بلکہ عدت کی مدت پوری ہونے کے بعد بھی بغیر حلالے کے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا۔ طلاق دینے کے طریقے میں حلالہ کا ذکر ہوا ہے آیئے اس کے تفصیلی احکام سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

حلالہ کا درست طریقہ

حلالہ کا درست طریقہ یہ ہے کہ تین طلاق والی عورت اگر پہلے شوہر سے دوبارہ نکاح کرنا چاہتی ہے تو عدت گزار کر کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ دوسرا شوہر جماع کرنے کے بعد طلاق دے اب یہ عورت دوبارہ عدت پوری کرنے کے بعد پہلے شوہر سے نئے سرے سے گواہوں کی موجودگی میں نئے مہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔ اسلام نے عورت کو یہ اختیار دیا ہے عورت کو مجبور نہیں کیا اور نہ ہی پہلا شوہر اُس کو حلالہ پر مجبور کر سکتا ہے جب تین طلاقیں پوری ہو جائیں چاہے اکٹھی یا متفرق پھر حلالہ شرعی کے بغیر تین طلاق والی عورت اس شوہر سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتی اس مسئلہ پر آج کل جاہل عوام طرح طرح کے بیہودہ اعتراضات کرتی ہے اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ تین طلاق اور حلالہ سے متعلقہ آیاتِ مبارکہ بمع ترجمہ و تفسیر نیز ہمارے فقہاءِ احناف کے ارشادات یہاں ذکر کر دوں تا کہ درست اسلامی معلومات ایسے لوگوں تک پہنچ سکے اور وہ خواہ مخواہ علماءِ کرام پر اعتراضات

کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔

اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ آیت نمبر 230 میں ارشاد فرماتا ہے کہ

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ (البقرہ 230:2)

پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نباہیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں کے لیے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

تفسیر صراط الجنان میں ہے:

{فَاِنْ طَلَّقَهَا: پھر اگر شوہر بیوی کو (تیسری) طلاق دیدے۔}

تین طلاقوں کے بعد عورت شوہر پر حرمتِ غلیظہ کے ساتھ حرام ہو جاتی ہے، اب نہ اس سے رجوع ہو سکتا ہے اور نہ دوبارہ نکاح جب تک یہ نہ ہو کہ عورت عدت گزار کر کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ دوسرا شوہر صحبت کے بعد طلاق دے یا وہ فوت ہو جائے اور عورت پھر اس دوسرے شوہر کی عدت گزارے۔

تین طلاقوں کے بارے میں ایک اہم مسئلہ

تین طلاقیں تین مہینوں میں دی جائیں یا ایک مہینے میں یا ایک دن میں یا ایک نشست میں یا ایک جملے میں بہر صورت تینوں واقع ہو جاتی ہیں اور عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے۔ تین طلاقوں کے بعد بغیر شرعی طریقے کے مرد و عورت کا ہم بستری وغیرہ کرنا صریح حرام و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ناجائز ہے اور ایسی صلح کی کوشش کروانے والے بھی گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

(تفصیل کے لئے علماء اہلسنّت کی کتابوں کی طرف رجوع کریں)۔

(تفسیر صراط الجنان، جلد:1 صفحہ:353.352)

فقہ حنفی کی مشہور زمانہ کتاب فتاوٰی شامی میں حلالے کے بارے جو مذکور ہے اسے صاحب بہار شریعت نے یوں نقل فرمایا ہے:

نکاح بشرط التحلیل جس کے بارے میں حدیث میں لعنت آئی وہ یہ ہے کہ عقدِ نکاح یعنی ایجاب وقبول میں حلالہ کی شرط لگائی جائے اور یہ نکاح مکروہ تحریمی ہے زوج اول وثانی اور عورت تینوں گنہگار ہوں گے مگر عورت اِس نکاح سے بھی بشرائط حلالہ شوہر اول کے لیے حلال ہو جائیگی۔ اور شرط باطل ہے۔ اور شوہر ثانی طلاق دینے پر مجبور نہیں۔ اور اگر عقد میں شرط نہ ہوا گرچہ نیت میں ہو تو کراہت اصلاً نہیں بلکہ اگر نیت خیر ہو تو مستحق اجر ہے۔

(درمختار وغیرہ)

اگر نکاح اس نیت سے کیا جارہا ہے کہ شوہر اول کے لیے حلال ہو جائے اور عورت یا شوہر اول کو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نکاح کر کے طلاق نہ دے تو دقت ہوگی تو اس کے لیے بہتر حیلہ یہ ہے کہ اُس سے یہ کہلوالیں کہ اگر میں اس عورت سے نکاح کر کے جماع کروں یا نکاح کر کے ایک رات سے زیادہ رکھوں تو اس پر بائن طلاق ہے اب عورت سے جماع کرتے ہی یا رات گزرنے پر طلاق پڑ جائے گی یا یوں کرے کہ عورت یا اُس کا وکیل یہ کہے کہ میں نے یا میری مؤکلہ نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ مجھے یا اُسے اپنے نفس کا اختیار ہے کہ جب چاہے اپنے کو طلاق دے لے وہ کہے میں نے قبول کیا اب عورت کو طلاق دینے کا خود اختیار ہے۔ اور اگر پہلے زوج کی جانب سے الفاظ کہے گئے کہ میں نے اُس عورت سے نکاح کیا اِس شرط پر کہ اُسے اُس کے نفس کا اختیار ہے تو یہ شرط لغو ہے

عورت کو اختیار نہ ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

یہاں تک جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے آپ بآسانی یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ جب ایک طلاق سے نکاح ختم ہو سکتا ہے تو پھر تین طلاقیں اکٹھی دے کر گناہ کبیرہ کا مرتکب ہونا بہت بڑی نادانی ہے اب تک جو کچھ بیان ہوا اس کی دُہرائی کے طور پر درج ذیل موازنہ بغور مطالعہ کریجئے:

ایک طلاق رجعی دینے سے عورت نکاح سے فوراً نہیں نکلتی جب کہ تین طلاقیں اکٹھی دینے سے عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔

ایک طلاق کی عدت کے دوران شوہر جب چاہے بغیر نکاح کے رجوع کر سکتا ہے جبکہ تین طلاق کی عدت کے دوران شوہر نکاح کے ساتھ بھی رجوع نہیں کر سکتا۔

ایک طلاق کی عدت گزر جائے تب بھی عورت کے پاس یہ اختیار رہتا ہے کہ زندگی بھر جب چاہے بغیر حلالے کے اس شوہر سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے جب کہ تین طلاقوں کی عدت گزر جانے کے بعد شوہر بغیر حلالے کے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا۔

جس طرح تین طلاق کی عدت پوری کر کے عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے بالکل اسی طرح صرف ایک طلاق کی عدت کی مدت پوری کرنے کے بعد بھی عورت خود مختار ہوتی ہے جس سے چاہے نکاح کرے تین طلاقیں پوری کرنا ضروری نہیں ہے۔

میرا حسن ظن ہے کہ

یہاں تک پڑھنے کے بعد آپ بے ساختہ پکار اُٹھیں گے پھر لوگ تین طلاقیں کیوں دیتے ہیں؟ جب ایک طلاق سے نکاح ختم ہو جاتا ہے تو تین طلاقیں دینے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

اگر واقعی آپ کی یہ کیفیت ہے تو میری محنت وصول ہوگئی یہی وہ شعور ہے جسے پیدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنے کے لئے میں نے یہ کتاب لکھی ہے آپ سے درخواست ہے ہو سکے تو یہ کتاب زیادہ تعداد میں خرید کر اپنے رشتہ داروں اور دوست احباب میں تقسیم فرمائیں تاکہ آپ کی طرح وہ بھی طلاق دینے کا سب سے اچھا طریقہ سیکھ سکیں اور اللہ نہ کرے ان کو طلاق دینے کی ضرورت پڑے تو وہ تین طلاقیں اکٹھی دینے والی جہالت پر عمل کرنے کی بجائے طلاق رجعی دیں اور وہ بھی پاکی کے ان دنوں میں جن میں بیوی سے جماع نہ کیا ہو اگر آپ خود نہیں خرید سکتے تو کم از کم یہی کتاب دوسرے کو پڑھنے کے لئے دے کر صدقہ جاریہ کمانے میں میرے شریک بن جائیں۔

فی زمانہ طلاق دینے اور لینے کے غلط طریقے

ہمارے ہاں عام طور پر تین طلاقیں اکٹھی لی اور دی جاتی ہیں اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ صرف تین طلاقوں سے ہی نکاح ختم کیا جا سکتا ہے جب تک پوری تین طلاقیں نہیں دی جائیں گی نکاح ختم نہیں ہوگا اور عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر سکتی ہماری عوام کی اکثریت کو اس بات کا بالکل شعور ہی نہیں ہے کہ تین کی بجائے صرف ایک طلاق دینے سے بھی عورت نکاح سے نکل سکتی ہے اور عدت پوری ہونے کے بعد جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے اور اگر دوسرا نکاح نہیں کرتی تب بھی زندگی میں جب چاہے بغیر حلالے کے اسی شوہر سے دوبارہ نئے مہر کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں نئے سرے سے نکاح کر سکتی ہے۔

تین طلاقیں اکٹھی دینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لوگوں کو اس بات کا علم ہی نہیں کہ تین طلاقیں اکٹھی دینا ناجائز وحرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے جی ہاں جب طلاق دینا شرعاً جائز ہو جائے اس وقت بھی تین طلاقیں اکٹھی دینا گناہ ہے احادیث مبارکہ میں تین

طلاقیں اکٹھی دینے کی مذمت آئی ہے نبی کریم رؤوف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ و بارک وسلم نے اسے سخت ناپسند فرمایا ہے۔

تین طلاقیں اکٹھی دینا ناپسندیدہ عمل ہے:

نسائی نے محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ

أُخْبِرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ: أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ ؟

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دیں اس کو سن کر غصہ میں کھڑے ہو گئے اور یہ فرمایا کہ کتاب اللہ سے کھیل کرتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر ابھی موجود ہوں۔

(سنن النسائی، کتاب الطلاق، الثلاث المجموعۃ وما فیہ من التغلیظ، الحدیث:3430، صفحہ553)

ایک روایت میں ہے کہ امام مالک موطا میں روایت کرتے ہیں کہ

أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ فَمَاذَا تَرَى عَلَيَّ ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَلُقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَ سَبْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللهِ هُزُوًا ۔

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا میں نے اپنی عورت کو سو طلاقیں دے دیں آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا کہ تیری عورت تین طلاقوں سے بائن ہو گئی اور ستانوے طلاق کے ساتھ تو نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے ٹھٹھا کیا۔

(الموطا امام مالک، کتاب الطلاق، باب ماجاء فی البتۃ، الحدیث:1192، جلد2، صفحہ98)

ان روایات سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ تین طلاقیں اکٹھی دینے سے تینوں واقع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوجاتی ہیں فی زمانہ کچھ بدمذہب اپنی جہالت اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے تین طلاقوں کو ایک قرار دیتے ہیں جو کہ عقل ونقل دونوں کے خلاف ہے ہمارے دور میں اہلسنت وجماعت کے صرف چار مجتہدین ہیں جن کے مقلدین دنیا کے مختلف علاقوں میں رہتے ہیں ان حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تین طلاقیں اکٹھی ایک وقت ایک مجلس میں دینے سے تینوں واقع ہوجاتی ہیں۔

اس مسئلہ کی تفصیلی معلومات کے لئے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مایہ ناز کتاب "جاءالحق" کا مطالعہ فرمائیں۔

حالتِ حیض میں طلاق دینا گناہ ہے

آج کل اس طرف بھی بالکل توجہ نہیں ہوتی کہ جب طلاق دینا جائز ہو تب بھی ہر حالت میں طلاق نہیں دے سکتے مثلاً حیض کے دنوں میں عورت کو طلاق دینا گناہ ہے مگر ہمارے ہاں طلاق دیتے وقت اس بات کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا لوگ جب چاہتے ہیں بغیر دھڑک کے طلاق دے دیتے ہیں جبکہ شریعت اسلامیہ یہاں تک کہتی ہے کہ پاکی کے بھی ان دنوں میں طلاق دینی چاہیے جن میں ابھی تک جماع نہ کیا ہو۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں سورہ طلاق کی پہلی آیت میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِؕ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۝ (الطلاق1:65)

اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو

اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بےشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

تفسیر صراط الجنان میں ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ

اے نبی! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو

شانِ نزول:

یہ آیت حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے حق میں نازل ہوئی، اُنہوں نے اپنی بیوی کو عورتوں کے مخصوص ایّام میں طلاق دی تھی، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کریں پھر اگر طلاق دینا چاہیں تو طہر یعنی پاکی کے دنوں میں طلاق دیں۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک زمانے میں اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دیدی، اس کے بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: "اسے رجوع کرنے کا حکم دو تاکہ وہ ٹھہری رہے یہاں تک کہ پاک ہوجائے، پھر حیض آئے اور پاک ہوجائے، اب اگر چاہے تو روک لے اور چاہے تو اسے چھونے سے پہلے طلاق دیدے پس یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ عورتوں کو اس طرح طلاق دی جائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(بخاری، کتاب الطلاق، باب قول اللہ تعالیٰ: یاأیھا النبی اذا طلّقتم النساء۔۔۔الخ، ۳/۴۷۸، الحدیث:۵۲۵۱)

اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ: جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو۔

اس آیت میں بیوی کو طلاق دینے کا طریقہ اور طلاق یافتہ عورت کی عدت سے متعلق شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ آیت کے ابتدائی حصے کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ)، اپنی امت سے فرمادیں کہ جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دینے کا ارادہ کرو تو ان کی عدت کے وقت پر یعنی پاکی کے دنوں میں انہیں طلاق دو تاکہ ان کی عدت لمبی نہ ہو۔ (خازن، الطلاق، تحت الآیۃ:۱، ۴/۲۷۷)

(تفسیر صراط الجنان، جلد:10، صفحہ:195..196)

شوہر کے گھر عدت پوری کرنا ضروری ہے

طلاق کے مسائل سے ناواقفیت کی وجہ سے ایک بہت بڑی غلطی یہ کی جاتی ہے کہ طلاق دینے کے فوراً بعد عورت کو گھر سے نکال دیا جاتا ہے جب کہ شریعت نے دوران عدت عورت کے نان نفقے کی ذمہ داری شوہر پر رکھی ہے عورت کو اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ عدت کی مدت اسی سابقہ شوہر کے گھر میں پوری کرے بلاضرورت شرعی اس گھر سے باہر نکلنا حرام ہے ایک طلاق کی عدت میں تو شوہر اور بیوی میں پردہ نہیں ہے بلکہ عورت کو بن سنور کر رہنے کی اجازت ہے تاکہ شوہر رجوع کی طرف مائل ہو مگر تین طلاق کی عدت میں اس سابقہ شوہر سے پردے کیساتھ ساتھ سوگ بھی ہے عورت کسی قسم کا بناؤ سنگھار نہیں کرے گی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَ

اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ (الطلاق 1:65)

اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بے شک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ: تم عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو۔

یعنی اے لوگو! عدت کے دنوں میں عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ اس دوران وہ خود اپنی رہائش گاہ سے نکلیں، البتہ اگر وہ کسی صریح بے حیائی کا اِرتکاب کریں اور اُن سے کوئی علانیہ فسق صادر ہو جس پر حد آتی ہے جیسے زنا اور چوری وغیرہ کریں تو اس صورت میں تم انہیں گھر سے نکال سکتے ہو۔

(مدارک، الطلاق، تحت الآیۃ:۱، ص۱۲۵۱، روح البیان، الطلاق، تحت الآیۃ:۱، ۱۰/۲۸، خزائن العرفان، الطلاق، تحت الآیۃ:۱، ص۱۰۳۲)

جس طرح بہت سارے شرعی معاملات میں بے پرواہی برتی جاتی ہے جرم کرنے کے بعد شرعی رہنمائی لی جاتی ہے اسی طرح طلاق بھی شریعت کے احکام کے مطابق نہیں دی جاتی بدقسمتی سے آج کل دارالافتاء میں سب سے زیادہ طلاق کے مسائل پوچھے جاتے ہیں جن میں اکثر اوقات لوگ تین طلاقیں دینے کے بعد ہی آتے ہیں اور پہلے تو طرح طرح کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حیلے بہانے بناتے ہیں مثلاً ''مجھے مسئلہ معلوم نہیں تھا،'' ''میں نے غصے میں طلاق کے الفاظ کہہ دیئے ہیں،'' ''میں نے غلطی سے طلاق دے دی ہے،'' وغیرہ اور جب کوئی چارہ کارگر نہیں ہوتا تو پھر علماء کرام کی منتیں کرتے ہیں رجوع کی کوئی صورت نکالیں ہم سے غلطی ہوگئی ہے ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ہمارا گھر برباد ہوجائے گا وغیرہ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک کی سورہ بقرہ آیت نمبر 229 میں ارشاد ہے:

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَ لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْــٴًـا اِلَّاۤ اَنْ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ (البقرہ 2:229)

یہ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی (اچھے سلوک) کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہی حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں

تفسیر صراط الجنان میں ہے:

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ : طلاق دو بار تک ہے۔

یہ آیت ایک عورت کے متعلق نازل ہوئی جس نے سرکار دو عالم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کے شوہر نے کہا ہے کہ وہ اس کو طلاق دیتا رہے گا اور رجوع کرتا رہے گا اور ہر مرتبہ جب طلاق کی عدت

گزرنے کے قریب ہوگی تو رجوع کرلے گا اور پھر طلاق دیدے گا، اسی طرح عمر بھر اس کو قید رکھے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (البحر المحیط، البقرہ، تحت الآیۃ: 229، 2/ 202)

اور ارشاد فرمادیا کہ طلاق رَجعی دو بار تک ہے اس کے بعد طلاق دینے پر رجوع کا حق نہیں۔ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ مرد کو طلاق دینے کا اختیار دو بار تک ہے۔ اگر تیسری طلاق دی تو عورت شوہر پر حرام ہوجائے گی اور جب تک پہلے شوہر کی عدت گزار کر کسی دوسرے شوہر سے نکاح اور ہم بستری کرکے عدت نہ گزار لے تب تک پہلے شوہر پر حلال نہ ہوگی۔ لہٰذا ایک طلاق یا دو طلاق کے بعد رجوع کرکے اچھے طریقے سے اسے رکھ لو اور یا طلاق دے کر اسے چھوڑ دو تاکہ عورت اپنا کوئی دوسرا انتظام کرسکے۔ اچھے طریقے سے روکنے سے مراد رجوع کرکے روک لینا ہے اور اچھے طریقے سے چھوڑ دینے سے مراد ہے کہ طلاق دے کر عدت ختم ہونے دے کہ اس طرح ایک طلاق بھی بائنہ ہوجاتی ہے۔ شریعت نے طلاق دینے اور نہ دینے کی دونوں صورتوں میں بھلائی اور خیرخواہی کا فرمایا ہے۔ ہمارے زمانے میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد دونوں صورتوں میں الٹا چلتی ہے، طلاق دینے میں بھی غلط طریقہ اور بیوی کو رکھنے میں غلط طریقہ۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔

وَ لَا یَحِلُّ لَكُمْ : اور تمہیں حلال نہیں۔

یہاں بوقتِ طلاق عورت سے مال لینے کا مسئلہ بیان کیا جارہا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں:

پہلی یہ کہ شوہر اپنا دیا ہوا مہر واپس لے اور یہ بطورِ خلع نہ ہو، یہ صورت تو سراسر ناجائز و حرام ہے، یہ مضمون سورہ نساء کی آیت 20، 21 میں بھی ہے، وہاں فرمایا کہ تم بیویوں کو ڈھیروں مال بھی دے چکے ہو تو طلاق کے وقت اس سے لینے کی اجازت نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسری صورت یہ ہے کہ عورت مرد سے خلع لے اور خلع میں عورت مال ادا کرے، اس صورت کی اجازت ہے اور آیت میں جو فرمایا کہ عورت کے فدیہ دینے میں کوئی حرج نہیں اس سے یہی صورت مراد ہے لیکن اس صورت میں بھی یہ حکم ہے کہ اگر زیادتی مرد کی طرف سے ہو تو خلع میں مال لینا مکروہ ہے اور اگر زیادتی عورت کی طرف سے ہو تو مال لینا درست ہے لیکن مہر کی مقدار سے زیادہ لینا پھر بھی مکروہ ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الطلاق، الباب الثامن، الفصل الاول، ۱/ ۴۸۸)

خلع کے چند احکام

(1)......بلاوجہ عورت کیلئے طلاق کا مطالبہ کرنا حرام ہے۔ایسی عورتیں اور وہ حضرات درج ذیل 3 احادیث سے عبرت حاصل کریں جو عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکاتے ہیں:

(۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنے شوہر سے بلا وجہ طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔(ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فی الخلع، ۲/ ۳۹۰، الحدیث: ۲۲۲۶)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

وہ شخص ہم میں سے نہیں جو کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکائے۔

(ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فیمن خبب امرأۃ علی زوجھا، ۲/ ۳۶۹، الحدیث: ۲۱۷۵)

(۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے، پھر وہ اپنے لشکر روانہ کرتا ہے، اس کے نزدیک

سب سے زیادہ مقرب وہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ ڈالتا ہے۔ اس کے لشکر میں سے ایک آ کر کہتا ہے: میں نے ایسا ایسا کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ تم نے کچھ نہیں کیا۔ پھر ان میں سے ایک شخص آ کر کہتا ہے: میں نے ایک شخص کو اس حال میں چھوڑا کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کروا دی۔ ابلیس اس کو اپنے قریب کر کے کہتا ہے: ہاں! تم نے کام کیا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، باب تحریش الشیطان وبعث سرایاہ لفتنة الناس۔۔۔الخ، ص ۱۵۱۱، الحدیث: ۶۷(۲۸۱۳))

(2)......خلع کا معنی: مال کے بدلے میں نکاح زائل کرنے کو خلع کہتے ہیں۔ خلع میں شرط ہے کہ عورت اسے قبول کرے۔

(3)......اگر میاں بیوی میں نا اتفاقی رہتی ہو تو سب سے پہلے میاں بیوی کے گھر والے ان میں صلح صفائی کی کوشش کریں جیسا کہ سورہ نساء آیت 35 میں ہے کہ مرد و عورت دونوں کی طرف سے پنچ مقرر کیا جائے جو ان کے درمیان صلح صفائی کروا دے لیکن اگر اس کے باوجود آپس میں نہ بنے اور یہ اندیشہ ہو کہ احکام شرعیہ کی پابندی نہ کر سکیں گے تو خلع میں کوئی مضائقہ نہیں اور جب خلع کر لیں تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور جو مال طے کیا ہو عورت پر اُس کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے۔ (ہدایہ، کتاب الطلاق، باب الخلع، ۱/ ۲۶۱)

خلع کی آیت حضرت جمیلہ بنت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں نازل ہوئی، انہوں نے اپنے شوہر حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی شکایت حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں کی اور کسی طرح ان کے پاس رہنے پر راضی نہ ہوئیں تب حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ان کو ایک باغ دیا ہے اگر یہ میرے پاس رہنا گوارا نہیں کرتیں اور مجھ سے علیحدگی چاہتی ہیں تو وہ باغ مجھے واپس کریں میں ان کو آزاد کر دوں گا۔ حضرت جمیلہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اس بات کو منظور کر لیا چنانچہ حضرت ثابت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ﷺ نے باغ لے لیا اور انہیں طلاق دے دی۔ (درمنثور، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۲۹، ۱/ ۶۷۱)

(تفسیر صراط الجنان، ج:1، صفحہ: 350.351.352)

کورٹ کے ذریعے طلاق لینا غلط ہے کیونکہ موجودہ کورٹ فسخ نکاح کے شرعی تقاضے پورے نہیں کرتیں اس طرح طلاق نہیں ہوتی لوگ جہالت کی وجہ سے اسے خلع کہتے ہیں حالانکہ خلع تب ہوتی ہے جب شوہر مفت طلاق نہ دیتا ہو اور بیوی مال کے بدلے شوہر سے طلاق لے جیسا کہ گزشتہ صفحات پر آپ نے خلع کے مسائل پڑھے ہیں

یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں نے عوام اہلسنت کی دینی معلومات میں اضافے کے لیے لکھے ہیں طلاق کے تفصیلی مسائل سیکھنے کے لئے بہار شریعت حصہ 8 کا مطالعہ فرمائیں۔

اگر آپ واقعی طلاق دینا یا لینا چاہتے ہیں یا شوہر طلاق نہیں دے رہا اور نہ ہی مال کے بدلے طلاق دے کر خلع کر رہا ہے تو آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ بعض اوقات شریعت اسلامیہ مفتئ اسلام کو فسخ نکاح کا حق دیتی ہے وہ شوہر کے طلاق دیئے بغیر بھی نکاح ختم کر سکتے ہیں اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنے قریبی کسی سنی حنفی بریلوی مفتی صاحب سے رابطہ فرمائیں تاکہ وہ آپ کے حالات کا بغور جائزہ لے کر آپ کی درست شرعی رہنمائی کر سکیں اور آپ طلاق دینے یا لینے کی وجہ سے گناہ گار نہ ہوں نیز طلاق کے بعد عدت، رجوع یا دوبارہ نکاح کے احکام بھی آپ کو بہتر طریقے سے سمجھا سکیں۔

اہل علم حضرات اگر کوئی شرعی غلطی پائیں تو براہ کرم مجھے میرے ای میل یا واٹس اپ پر ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں وہ غلطی دور کر دی جائے۔

Email: khairkhaheahlesunnat@gmail.com

Contact Number , Mobile and Whatsapp

00447853292843

شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے کسی بھی وقت میرے ای میل یا واٹس اپ پر میسج کیجئے

عنقریب شائع ہونے والی ایک اور مفید کتاب

عورت بھی طلاق دے سکتی ہے

مصنف

خیر خواہ اہلسنت

مولانا شاہد بریلوی

بانی و سرپرست تحریک ویلکم ٹو اسلام
برنلے۔ لنکاشائر۔ یوکے

Maktaba-tul-Barailviyyah
Barailvi House 84-86 grey street
Burnley BB10 1BZ
Email: khairkhaheahlesunnat@gmail.com
Contact Number , Mobile and Whatsapp
00447853292843

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنقریب شائع ہونے والی ایک اور مفید کتاب

زکوۃ کے نصاب کا حساب

مصنف

خیرخواہ اہلسنت

مولانا شاہد بریلوی

بانی وسرپرست تحریک ویلکم ٹو اسلام

برنلے۔لنکاشائر۔یوکے

Maktaba-tul-Barailviyyah
Barailvi House 84-86 grey street
Burnley BB10 1BZ
Email: khairkhaheahlesunnat@gmail.com
Contact Number , Mobile and Whatsapp
00447853292843

عنقریب شائع ہونے والی ایک اور مفید کتاب

تفسیر سورہ طلاق

مصنف

خیرخواہ اہلسنت

مولانا شاہد بریلوی

بانی وسرپرست تحریک ویلکم ٹو اسلام

برنلے۔لنکاشائر۔یوکے

Maktaba-tul-Barailviyyah
Barailvi House 84-86 grey street
Burnley BB10 1BZ
Email: khairkhaheahlesunnat@gmail.com
Contact Number , Mobile and Whatsapp
00447853292843

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari